



سوال

(432) ہندو مہاجن کا عطیہ مسلمان یتیموں پر خرچ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غازمی پور کے مسلمانوں نے ایک یتیم خانہ کھولا ہے جس میں سات یتیم پرورش پاتے ہیں بالوموتی چند رئیس و مہاجن بنارس نے ایک رقم عطیہ کی یتیم خانہ میں بھیجی۔ ایک صاحب نے اس کے لینے میں اس بنا پر اعتراض کیا کہ وہ مہاجنی میں سو لیتے ہیں ان کا مال حرام ہے یتیم خانہ میں اس کو قبول کرنا نہیں چاہیے لوگوں کی عموماً یہ رائے ہے کہ اس مال کا قبول کر لینا جائز ہے اس بارے میں صحیح رائے کیا ہے؟ از غازی پور۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں صحیح رائے یہی ہے کہ اس مال کا قبول کر لینا جائز ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں یہود و نصاریٰ و مشرکین سب تھے اور سب سے داد و ستد کے معاملات جاری تھے ان کے ہدایا قبول کیے جاتے تھے ان کے پاس ہدایا بھیجے جاتے تھے اور جزیرہ و خراج ان سے وصول کیا جاتا تھا ان کے ساتھ بیع و ثراء جاری تھا حالانکہ سود بھی وہ کھاتے تھے رشوت بھی لیتے تھے اور جس طرح ہمارے زمانے کے بہتیرے علما و مشائخ اپنے معتقدین و مریدین کے اموال کو ناجائز طور سے کھاتے اور ان کو گمراہ بھی کرتے ہیں اسی طرح ان کے بہتیرے علما و مشائخ بھی ناجائز طور سے اپنے معتقدین و مریدین کے اموال کھاتے اور ان کو گمراہ کرتے تھے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَجْرَارِ وَالرُّبَّانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ... سورة التوبة ۳۴

(اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! بے شک بہت سے عالم اور درویش یقیناً لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھاتے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں)

وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْبِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ... سورة المائدة ۱۶۱

(اور ان کے سو لینے کی وجہ سے حلال کہ یقیناً انہیں اس سے منع کیا گیا تھا اور ان کے لوگوں کے اموال باطل طریقے کے ساتھ کھانے کی وجہ سے)

سَيَعْمُونَ كَلِّبَ الَّذِينَ لِيَئْتُوا لِكَلْبِ الْبُاطِلِ ... سورة المائدة ۴۲

(بہت سننے والے ہیں جھوٹ کو بہت کھانے والے حرام کو)

قَوْلٌ لِلَّذِينَ يُكْتَبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُشْرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ... [۷۹](#) ... سورة البقرة

(پس ان لوگوں کے لیے بڑی بلاکت ہے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ساتھ تھوڑی قیمت حاصل کریں)

يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلَهُ يَأْخُذُوهُ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ بِثِقَاتٍ الْكِتَابِ أَن لَّا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ... سورة الاعراف [۱۶۹](#)

(وہ اس حقیر دنیا کا سامان لیتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں ضرور بخش دیا جائے گا اور اگر ان کے پاس اس جیسا اور سامان آجائے تو اسے بھی لے لیں گے کیا ان پر کتاب کا عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ کہیں گے)

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الزُّبُورَ لَّا يَقُولُونَ إِلَّا كَمَا يَقُولُ الَّذِي يَسْتَجْزِئُ الشَّيْطَانَ مِنَ النَّاسِ ذَلِكُمْ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الزُّبُورِ ... سورة البقرة [۲۷۵](#)

(وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں کھڑے نہیں ہوں گے مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جیسے شیطان نے جو کہ جھٹی بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے کہا بیع تو سود ہی کی طرح ہے)

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِفَيْسِيَّةٍ وَرَبَهْنَةً دَرَعَةً" [1] (متفق عليه مشکوٰۃ ص 242)

(عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت کے لیے غلہ لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لوبہ کی زرہ اس کے پاس گروی رکھی)

"وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ حُلَّةٌ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، وَقَالَ أَلَسْتُمْ تَيْبِنًا وَقُلْتُمْ فِي خَلِيٍّ عَطَارِدًا مَا قُلْتُمْ. فَقَالَ "إِنِّي لَمْ أَكُنْهَا لَتَلْبَسَهَا". فَكُنَّا عُمَرَ أَهْلًا بِمَكَّةَ مُشْرِكًا" [2]

(سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) کچھ پوشاکیں آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک پوشاک عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کر دی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکے میں لپٹنے ایک شریک بھائی کو وہ پوشاک عطیہ کر دی)

"وَقَالَ الْبُهْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَاهِرِ ابْرَاهِيمَ بَسَارَةً فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْ جَارٌ فَقَالَ: اعْطُوا بَاهِرًا جَرًا وَقَالَ الْبُحَيْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بِضَاءً)) [3]

(سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے (اپنی بیوی) سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو وہ ایک ایسے علاقے میں داخل ہوئے جہاں پر ایک بادشاہ یا جبار تھا اس نے کہا اس (سارہ) کو ایک آجر (خدمت گزار باجرہ) دے دو ابو حمید نے کہا کہ ایلہ کے بادشاہ نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر کا عطیہ دیا)

"عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ الْكَيْدَ رَدَّوهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" [4]

(انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کید ردموہ نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہدایہ ارسال کیا)

وَعَنْ أَنَسٍ أَيْضًا أَنَّ يَهُودِيًّا اتَّاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَكَلَّمَهَا مِنْهَا" [5]

(انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک زہر آلود بکری (کا گوشت) پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

سے (گوشت) کھایا)

"و عن عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثین ومانہ ثم جاء رجل مشرک مشعان طویل بغنم یسوقنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ((یرعام عطیة؟)) اوقال: ((ام ہبہ)) قال: لا لیل بیع فاشتری منہ شاة فصنعت [6] (بخاری شریف کتاب البیہ مصر 6029/2)

(عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سو تیس (130) آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک سفر پر) تھے پھر ایک لبادھزننگا مشرک شخص اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوا آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "بیچ رہے ہو یا عطیہ دے رہے ہو؟ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ہبہ دے رہے ہو؟" اس نے کہا نہیں بلکہ یہ فروخت کے لیے ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری خریدی جو بنائی گئی)

فتح الباری (پارہ 2/2/50 مطبوعہ دہلی) میں ہے۔

"وجاء رسول ابن العلماء صاحب ایلة الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکتاب واہدی بغنہ یضاء ولما انتہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک اتاہ یوحنا بن روبہ صاحب ایلة فصاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعطاة البحریة" انتہی

(صاحب ایلة ابن العلماء کا ایلچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خط لایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید رنگ کا خچر بھی ہدیہ دیا (محمد بن اسحاق کی مغازی میں ہے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک پہنچے تو صاحب ایلة یوحنا بن روبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کر لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جزیرہ عطا کیا) نیز فتح الباری 545/2 مطبوعہ دہلی) میں ہے

"وفی حدیث علی عند مسلم ان اکیدر و مہدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوب حریر فاعطاه علیا فقال: شفقہ خمر ابن الشواطم [7]

(صحیح مسلم میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ اکیدر و مہدی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی کپڑا بطور ہدیہ بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرمادیا اور فرمایا: اس کو پھاڑ کر فاطمہوں (فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام علی فاطمہ اور فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بن عبدالمطلب) کو اوڑھنیاں بنا دو)

اس مذکورہ بالا بیان سے یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہیے کہ سودی مال حرام نہیں ہے سود اور سودی مال دونوں قطعاً حرام ہیں ہاں یہ سمجھنا بھی چاہیے کہ سودی مال جو حرام ہے سولینے والے کے حق میں حرام ہے اور اس کی جواب دہی آخرت میں اسی کے ذمہ ہے اور اس شخص کے حق میں حرام نہیں ہے جو اس سولینے والے سے جائز و جہ سے حاصل کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اس قسم کے ممال ویسے لوگوں سے جائز و جہوں سے حاصل کیے جاتے تھے

جیسا کہ آیات و احادیث مذکورہ بالا سے واضح ہے اور یہ بھی جان لینا چاہیے کہ غیر اہل ملت سے جو استعانت و استمداد ناجائز ہے تو وہ امور مذہبی میں ناجائز ہے جن میں اشتراک نہیں ہے نہ کہ ہر قسم کے امور میں ترمذی (ص 201) میں ہے۔

"عن عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ائنا قانت:

خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ہذر فلما کان بحرة الوبرة اذ ركة رجل قد كان يذکر منہ جزاة و نجة ففرح أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حين رأوه فلما اذ ركة قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جئت لاتباعك و اصب معك قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تؤمن بالله و رسوله قال لا قال فارزع فلان استعین بمشرك [8]

(سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے تو جب وہ وبرہ کی پہتھریلی زمین میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مشرک آدمی ملا جو

اپنی بہادری اور جرات میں مشہور تھا (اس نے لڑائی میں شرکت کی اجازت طلب کی) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ”تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟“ وہ کہنے لگا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوٹ جا میں کسی مشرک سے مدد نہیں لیتا)

[1]- صحیح البخاری رقم الحدیث (1962) صحیح مسلم رقم الحدیث (1603)

[2]- صحیح البخاری رقم الحدیث (846) صحیح مسلم رقم الحدیث (2068)

[3]- صحیح البخاری (922/2)

[4]- صحیح البخاری رقم الحدیث (2473) صحیح مسلم رقم الحدیث (2469)

[5] صحیح البخاری رقم الحدیث (2474) صحیح مسلم رقم الحدیث (2190)

[6] صحیح البخاری رقم الحدیث (2475) صحیح مسلم رقم الحدیث (2056)

[7]- صحیح البخاری رقم الحدیث (2116)

[8]- صحیح مسلم رقم الحدیث (1817) سنن الترمذی رقم الحدیث (1558)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ: 661

محدث فتویٰ